Denmark's Leading Urdu Magazine with the Largest Circulation

ماھنامہ

اِنٹرنیشنل

کوپن ہیگن

سَاحِل

چیف ایڈیٹر: مُحَمَّد آصِف رَضا

August 2007

www.sahil.dk

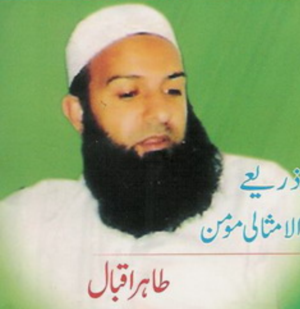

انسانی خدمت کے ذریعے
عبادت کے مزے لوٹنے والا مثالی مومن

طاہر اقبال

انٹرویو: اسلم علی پوری

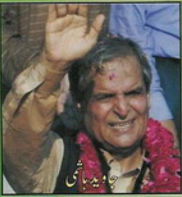

اسیری سے رہائی تک

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں

ڈنمارک کے معروف شاعر محمد اقبال اختر کی خصوصی تحریر

اس نے سوچا، لکھا اور دولت کے انبار لگا دیئے

Harry Potter کی مصنف جے کے رولنگ

ہم کہاں جا رہے ہیں؟

جشن آزادی کے موقع پر

طاہر محمود داؤد نے کی معلوماتی تحریر

جانِ آزادی ہے یہ حسنِ دمن

زندہ و پائندہ ہے میرا وطن

قارئین سَاحِل کو

جشن آزادی مبارک

انسانی خدمت کے ذریعے عبادت کے مزے لوٹنے والا مثالی مومن

حاجی طاہر اقبال

حاجی طاہر اقبال کا تعلق نوجوان نسل سے ہے۔ وہ دین کے متوالے اور انسانی خدمت کے جیالے ہیں۔ انکے جسم میں بجلی کی سی پھرتی ہے۔ انکے چہرے پر ہمہ وقت ایک دلآویز سی مسکراہٹ رقصاں رہتی ہے۔ دھیمی اور پروقار گفتگو انکا خاصہ ہے۔ وہ نوجوانوں کے آئیڈیل ہیں۔ وہ دین شناس اور مردم شناس ہیں۔ اگر ہمارے سب نوجوان طاہر اقبال کا چنا ہوا راستہ اختیار کرلیں تو دین و دنیا دونوں سنور جائیں۔ اس نوجوان کے لیے ہم سب کے دلوں سے دعائیں نکلتی ہیں۔ وہ پاکستانیوں کی آن بان اور شان ہیں۔ ہم ہر نوجوان کے چہرے پر ان جیسا مومنانہ عکس دیکھنا چاہتے ہیں جو زندگی انہوں نے اختیار کی اس میں سکون ہی سکون ہے۔ ہم نوجوانوں کی رہنمائی کے لیے ان کا انٹرویو شائع کر رہے ہیں۔
تاکہ پتہ چل سکے کہ ''ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان''

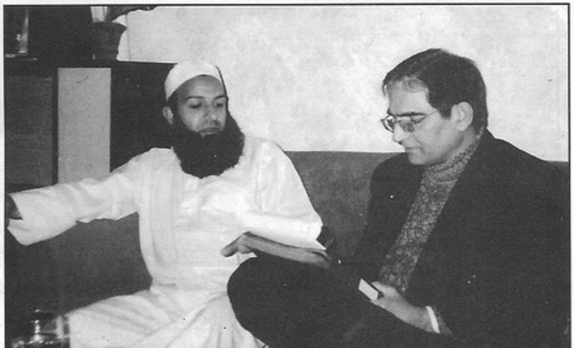

انٹرویو.........محمد اسلم علی پوری

س......آپ کا خاندانی پس منظر کیا ہے؟

ج......میرا خاندانی تعلق لدھڑ (دینہ ضلع جہلم) کے ایک معروف سیاسی خاندان سے ہے۔ گورنر پنجاب چودھری الطاف حسین مرحوم میرے قریبی عزیز تھے۔ موجودہ وفاقی وزیر الحاج شہباز حسین اور ضلع جہلم کے ضلعی ناظم چودھری فرخ الطاف بھی میرے قریبی رشتہ دار ہیں۔ ہم بنیادی طور پر زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ میرے والد محترم حاجی محمد اقبال انجمن بہبودیٔ مریضاں ڈنمارک پاکستان کے سرپرست ہیں اور رفاہی کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ میں برطانیہ کے شہر برمنگھم میں پیدا ہوا۔ 8 سال کی عمر میں اپنے والدین کے ہمراہ ڈنمارک شفٹ ہوگیا۔ ڈنمارک میں فولکے سکول کی تعلیم سے فارغ ہو کر سعودی عرب چلا گیا اور عربک سٹڈیز مدینہ یونیورسٹی میں 2 سال تعلیم حاصل کی پھر واپس ڈنمارک آ گیا اور کوپن ہیگن کیمون نے جرائم میں ملوث نوجوانوں کو ذاتی مشورے دینے کے لیے میری خدمات حاصل کیں۔ اس ملازمت کے بعد اب میں ڈینش گورنمنٹ کی طرف سے اسلام آباد میں ڈینش سفارتخانہ کے ذریعہ سے مختلف کاموں سے وابستہ ہوں۔

س......آپ کی مثبت سرگرمیوں اور چہرہ پر اطمینان کی بڑی وجہ کیا ہے؟

ج......خدا نے دین کی سمجھ دے کر مجھ پر کرم کیا ہے۔ یہ اسی دین کا صدقہ ہے دین انسان کی سرگرمیوں کا قبلہ ہی بدل دیتا ہے۔ میں اپنا محاسبہ کرتا رہتا ہوں لوگوں کی زندگیوں سے سبق سیکھتا رہتا ہوں۔ اگر انسان پہلے خود کو بدل لے تو اس کو دیکھ کر لوگ بدل جاتے ہیں۔ زبانی باتیں کرنے کی نسبت عملی نمونہ پیش کرنا زیادہ متاثر کن ہوتا ہے۔ پہلے خود کو سنوارو! دین کو دولت کا ذریعہ نہ بناؤ بلکہ اسے اپنی اور دوسرے لوگوں کی زندگیاں سنوارنے کا ذریعہ بناؤ۔ عوام الناس کا ذہن بدلنے کی اشد ضرورت ہے۔ انہیں علم کی روشنی سے منور کرنے کی ضرورت ہے۔ کسی کی بھی مخالفت سے اجتناب کرو کسی سے نہ اُلجھو۔ خود کو سلجھاؤ خدمت خلق کرو لیکن اس کو اپنی تشہیر کا ذریعہ نہ بناؤ۔ ہر کام انسان کو خدا کی رضا کے لیے کرنا چاہیے۔ خاموشی سے کام کرتے جائیں نتائج خدا پر چھوڑ دیں۔ انسانی خدمت کر کے انسانوں کی دعائیں لیں اس سے خدا راضی ہوگا اور آپ کو بھی سکون حاصل ہوگا۔

س......انجمن بہبودیٔ مریضاں پاکستان اور اس کی ڈنمارک کی شاخ نے زلزلہ سے متاثرین کے لیے فوری طور پر کیا خدمات انجام دیں تھیں؟

ج......8 اکتوبر 2005ء کے زلزلہ نے پاکستان کے صوبہ سرحد اور آزاد کشمیر میں بے حد تباہی مچائی تھی۔ ہزاروں لوگ لقمۂ اجل بن گئے۔ دو ملین سے زائد افراد بے گھر ہوگئے۔ بے شمار سکول، کالج دفاتر، دینی مدارس، ہسپتال، کاروباری مراکز اور روزی کمانے کے ذرائع تباہ ہوگئے تھے۔ میں زلزلہ کے دوسرے دن ہی (یعنی 9 اکتوبر 2005ء) متاثرہ علاقہ میں پہنچ گیا تھا۔ ہماری انجمن بہبودیٔ مریضاں پاکستان ڈنمارک نے فوری طور پر 19 ٹرک سامان متاثرہ لوگوں تک بھیجا۔ انجمن ہذا کے کارکنوں نے مظفر آباد ائیر پورٹ کے ساتھ ملنگ عمر خاں میں اپنا بیس کیمپ لگایا۔ انجمن نے مظفر آباد، باغ، راولا

کوٹ، مانسہرہ، فورٹ، راجکنڈی، باٹلی کھوٹہ، پیر چناسی، نیاز پورہ وغیرہ میں ٹینٹ، گرم کمبل کپڑے رضائیاں ادویات اور خوراک وغیرہ متاثرین زلزلہ میں تقسیم کیئے پھر ان کی عارضی رہائشی گاہیں بنانے کے لیے **1500** جست کی چادریں اور دو ٹرک پلاسٹک شیٹ تقسیم کیں۔ زلزلہ میں مرنے والوں کے لیے کے ٹی کپڑے کا ایک ٹرک کفن تیار کرنے کے لیے بھیجا۔ میں خود اپنے ہاتھوں سے دوسرے لوگوں کے ہمراہ میتوں کو کفن پہناتا۔ ہم ان کا جنازہ پڑھتے اور ان کو دفن کر دیتے فوج نے ہمارے ساتھ بے حد تعاون کیا اور ضرورت پڑنے پر انجمن بہبودئ مریضاں کو ہیلی کوپٹر مہیا کر دیا جاتا۔ انجمن نے بستر رضائیاں ادویات اور کھانے پینے کی چیزیں مہیا کیں ابتداء میں فوری طور پر 3 ڈاکٹر اور 14 ایمبولینسوں کے ذریعہ سے میڈیکل کی سہولتیں فراہم کی گئیں۔ انجمن نے ڈنمارک اور پاکستان میں عوام کے تعاون سے مصیبت کے اس وقت میں متاثرین کی ہر ممکن مدد کی۔ آپ حیران ہوں گے کہ فقیر بھی اپنی ساری آمدنی متاثرین زلزلہ کو دیتے رہے۔ بعض جگہ پر ٹرک یا جیپ نہ پہنچتی تھی تو ہم لوگ اپنے کاندھوں پر سامان اُٹھا کر میلوں چلتے تھے۔ یہ جذباتی کیفیت قابل دید تھی۔

س...... ڈنمارک سے حال ہی میں جو امدادی سامان بھیجا گیا اس کا کیا بنا؟

ج...... ڈنمارک سے کمپیوٹرز ہسپتال کے بستر محتاجوں کے لیے وھیل چیئرز اور دیگر تمام سامان جو بھیجا گیا تھا۔ وصول کرنے کے لیے ہم نے ایرا سے درخواست کی جو حکومتی ادارہ ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اگر ہم خود یہ وصول کرتے تو کسٹم ڈیوٹی بہت زیادہ پڑتی۔ اس لیے حکومت نے خود ہی یہ سامان وصول کیا اور وہ اسے متعلقہ مستحق اداروں میں تقسیم کرے گی۔

س...... یورپ میں مقیم مسلمانوں کے مسائل کا کیا حل ہے؟

ج...... اپنی ذات پر توجہ دیں دوسروں کی بجائے اپنا احتساب کریں۔ اس کے بعد اپنی ذات کے حصار سے باہر نکلیں اور عوام الناس کی خدمت کریں۔ سماجی خدمت عبادت ہے۔ دین و دنیا دونوں کو ساتھ لے کر چلیں۔ یورپ میں اولاد پر توجہ دینے کی بے حد ضرورت ہے۔ کیونکہ یہاں ان کے بگڑنے کے زیادہ مواقع ہیں۔ دین سے وابستہ رہیں اور خدا سے مدد بھی مانگتے رہیں۔ انجمن بہبودئ مریضاں ڈنمارک پاکستان کی وقتاً فوقتاً مدد کرتے رہیں۔ ہم آنکھوں کا کلینک، سلائی سکول، سائنس لیبارٹری کی تعمیر و تکمیل کے بعد اب زچہ بچہ سنٹر تعمیر کرنا چاہتے ہیں اور آپ سب سے خصوصی مدد کے مستحق ہیں۔ آپ نے پہلے بھی انجمن ہذا سے بے حد تعاون کیا ہے اور اب بھی اُمید ہے کہ آپ تعاون کرتے رہیں گے۔ ہم اور مستحق افراد آپ کے بے مثال تعاون کے لیے شکرگزار ہیں۔

س...... آپ لوگوں نے اس سانحہ سے زخمی ہونے والے انسانوں کی کس طرح مدد کی؟

ج...... ہم نے زخمی اور مریضوں کے لیے میڈیکل کیمپ بھی لگائے تھے۔ ہمارے ساتھ ڈاکٹروں اور نرسوں کا عملہ ہوتا تھا۔ زخمی مریض آتے تھے تو انہیں فوری طبی امداد دی جاتی ان کا علاج کیا جاتا یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ لوگوں کے زخم دیکھ کر دل کانپ جاتا تھا۔

س...... امدادی کاموں میں مشکل ترین کام کونسا تھا؟

ج...... مشکل ترین کام تو لوگوں تک پہنچنا تھا۔ لینڈ سلائیڈنگ ہوتی رہتی تھی۔ راستے بند ہو جاتے تھے۔ پھر راستے اتنے تنگ ہوتے کہ نیچے گر جانے کا ہر وقت خدشہ رہتا تھا۔ اس کے علاوہ طاقتور آتے سامان اُٹھا کر لے جاتے۔ غریب کمزور بیمار اور عورتیں وغیرہ سامان سے محروم رہ جاتیں۔ ہم نے سب کی لسٹیں بنائیں اور ان کے گھر تک خود سامان پہنچاتے تھے۔ ہم نے خوراک کے پیکٹ بنائے وہ لوگوں میں تقسیم کیئے۔ ان کے سر ڈھانپنے کے لیے انہیں جستی چادریں وغیرہ دیں عارضی مکانات بنا کر دیئے۔ اب مستقل طور پر وہاں پر مکانوں کی ہم تعمیر کر رہے ہیں۔ کرنل سعید انور ہماری راہنمائی کرتے ہیں۔ ہم ٹوکن سسٹم پر عمل کرتے ہیں تاکہ سب کی مدد ہو سکے۔ ہمارے لیے مشکل ترین لمحہ سفر کا ہوتا تھا۔ ہم منگ عمر خاں پہنچے جو کہ سطح سمندر سے **400** فٹ بلند ہے۔ پھر پیر منفاسی گئے۔ اس طرح ہم نیاز پورہ گاؤں تک بھی گئے جو کہ سطح سمندر سے **700** فٹ بلند ہے ہمیں ہر وقت اپنی گاڑی پھسلنے کا خطرہ رہتا تھا۔ اگر خدانخواستہ کبھی گاڑی پھسل جاتی تو ہمارا بچنا ناممکن تھا۔

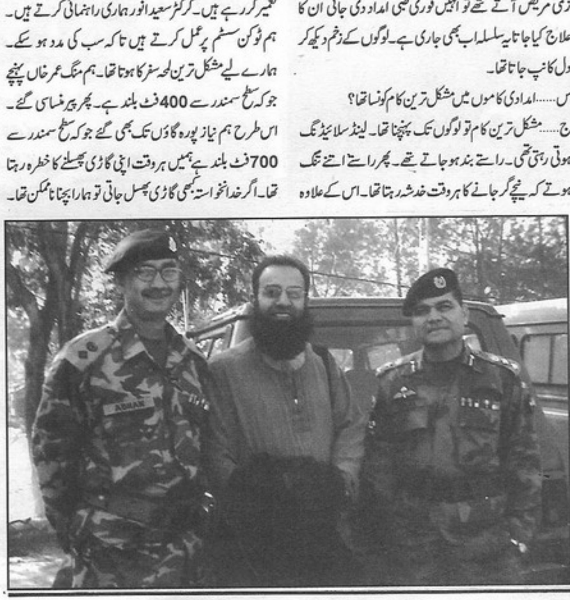

اگر انسان پہلے خود کو بدل لے تو اس کو دیکھ کر لوگ بدل جاتے ہیں۔ زبانی باتیں کرنے کی نسبت عملی نمونہ پیش کرنا زیادہ متاثر کن ہوتا ہے۔ پہلے خود کو سنوارو! دین کو دولت کا ذریعہ نہ بناؤ بلکہ اسے اپنی اور دوسرے لوگوں کی زندگیاں سنوارنے کا ذریعہ بناؤ۔ عوام الناس کا ذہن بدلنے کی اشد ضرورت ہے۔ انہیں علم کی روشنی سے منور کرنے کی ضرورت ہے۔ کسی کی بھی مخالفت سے اجتناب کرو کسی سے نہ اُلجھو۔ خود کو سلجھاؤ خدمت خلق کرو لیکن اس کو اپنی تشہیر کا ذریعہ نہ بناؤ۔ ہر کام انسان کو خدا کی رضا کے لیے کرنا چاہئے۔ خاموشی سے کام کرتے جائیں نتائج خدا پر چھوڑ دیں۔ انسانی خدمت کر کے انسانوں کی دعائیں لیں اس سے خدا راضی ہوگا اور آپ کو بھی سکون حاصل ہوگا۔

اپنی ذات پر توجہ دیں دوسروں کی بجائے اپنا احتساب کریں۔ اس کے بعد اپنی ذات کے حصار سے باہر نکلیں اور عوام الناس کی خدمت کریں۔ سماجی خدمت عبادت ہے۔ دین و دنیا دونوں کو ساتھ لے کر چلیں۔ یورپ میں اولاد پر توجہ دینے کی بے حد ضرورت ہے۔ کیونکہ یہاں ان کے بگڑنے کے زیادہ مواقع ہیں۔ دین سے وابستہ رہیں اور خدا سے مدد بھی مانگتے رہیں۔ انجمن بہبودیٔ مریضاں ڈنمارک پاکستان کی وقتاً فوقتاً مدد کرتے رہیں۔ ہم آنکھوں کا کلینک' سلائی سکول، سائنس لیبارٹری کی تعمیر و تکمیل کے بعد اب زچہ بچہ سنٹر تعمیر کرنا چاہتے ہیں اور آپ سب سے خصوصی مدد کے مستحق ہیں۔ آپ نے پہلے بھی انجمن ہذا سے بے حد تعاون کیا ہے اور اب بھی اُمید ہے کہ آپ تعاون کرتے رہیں گے۔ ہم اور مستحق افراد آپ کے بے مثال تعاون کے لیے شکر گزار ہیں۔

بس خدا نے ہی ہمیشہ مدد کی ہے۔ راستہ بند ہوتا تو بلڈوزر تلاش کرتے اس طرح راستہ کھلتا پھر لینڈ سلائیڈنگ سے بند ہو جاتا۔ راستے جگہ جگہ سے ٹوٹے ہوئے تھے۔ پہاڑ سے پہاڑ ٹکرا گئے تھے۔

س......سنا ہے کہ فوج بڑی دیر سے متاثرہ علاقوں میں پہنچی ہے اس کی کیا وجہ تھی؟

ج......ہمیں اس بات پر بے حد غصہ آیا تھا اور میں نے تو جلد بازی میں فوج کے خلاف بیان بھی دے دیا تھا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ اس علاقہ میں موجود ہماری ساری فوج تباہ ہو گئی تھی۔ ملٹری ہسپتال چھاؤنیاں ہیڈ کوارٹر سب تباہ ہو گئے تھے۔ باہر سے فوج آئی تو اس نے فوجی نوجوانوں کی لاشوں کو جلد از جلد اجتماعی قبروں میں دفن کیا اور ہمارے یہ فوجی امدادی کاموں میں مصروف ہو گئے۔ ان فوجی نوجوانوں میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جن کے بیوی بچے رشتہ دار زلزلہ میں مر گئے تھے لیکن وہ ان سب کو چھوڑ کر لوگوں کی مدد کر رہے تھے۔ ہماری فوج نہ ہوتی تو ہم کچھ نہ کر سکتے تھے۔ انہوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر لوگوں کی جانیں بچائیں ان کا صبر اور حوصلہ قابلِ دید تھا۔ پاکستان میں مصیبت کے وقت فوجی جوان ہی آگے بڑھتے ہیں اور قوم کو مصیبت سے نکالنے میں فوج نے ہمارے ساتھ بھی بے حد تعاون کیا۔ ایک فوجی ہیلی کوپٹر ہر وقت ہماری مدد کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔ ہماری فوج نے ناقابلِ یقین کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ پاک فوج کو سلام!

س......زلزلہ کی تباہ کاریوں کا کوئی ناقابل فراموش واقعہ بتایئے؟

ج......وہاں تو ہر واقعہ ہی ناقابل فراموش تھا۔ لوگ ملبے تلے دبے ہوئے مدد کے لیے پکار رہے تھے۔ قدم قدم پر خدا یاد آ رہا تھا۔ ہر طرف لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔ ہم لاشوں کو کفن دیتے تھے تو دل کانپ جاتا تھا۔ فقیر دن بھر بھیک مانگتے تھے اور شام کو یہ پیسے ہمیں یا دوسرے متاثرین زلزلہ کو مدد کے طور پر دے جاتے تھے۔ زخمی عورتیں سامنے نہیں آتی تھیں۔ ان کے سینوں اور جسم کے دیگر حصوں پر شدید زخم تھے لیکن وہ شرم و حیا کی وجہ سے باہر نہیں نکلتی تھیں۔ ہم پریشان تھے کہ ان بیچاری عورتوں کی کس طرح مدد کی جائے۔ آخر چھوٹی بچیوں اور لڑکیوں کو زخم دھو کر پٹی کرنا سکھایا یہ بچیاں پھر ان عورتوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں لوگوں کے جسم ٹوٹے ہوئے اور وہ گھروں میں پڑے ہوئے تھے۔ ان کی کمریں ٹانگیں بازو ٹوٹ چکے تھے۔ ان کو اُٹھانا محال تھا۔ فوج ہیلی پیڈ بناتی اور انہیں اکٹھا کر کے ہیلی کاپٹر سے لے جاتی۔ بعض لوگوں کے جسم سے بازو، ٹانگیں وغیرہ الگ ہو گئی تھیں۔ چہرے بگڑے ہوئے تھے۔ ایک قیامت کا سا منظر تھا۔ ہر جگہ سے بچاؤ، بچاؤ کی آوازیں آتی تھیں۔ لاشیں ہٹا ہٹا کر آگے جانے کے لیے راستہ بنانا پڑتا تھا۔ ہمیں صرف بچے نظر آتے تھے۔ ان کے والدین اور رشتہ دار سب ختم ہو چکے تھے۔ پولیس فوج اور ڈاکٹروں کے خاندان اور سب رشتہ دار مر چکے تھے لیکن وہ پھر صبر سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ خدا کی نشانیاں جگہ جگہ نظر آ رہی تھیں۔ ایک شخص ملا جس کے بازو گزشتہ دو ماہ سے ٹوٹے ہوئے تھے۔ ایک عورت رو رہی تھی میرے بچے کو بچاؤ! کنکریٹ توڑنے کے لیے ہمارے پاس کچھ

نہ تھا کہ اس کے بچے ملبہ سے نکالتے۔ ہم ایک ہتھوڑے سے کنکریٹ توڑ رہے تھے کہ پھر زلزلہ آ گیا اور سب جان بچانے کے لیے وہاں سے بھاگ گئے۔ عجیب نفسا نفسی کا عالم تھا۔ ایک 1/1/2 سال کی بچی 11 دنوں کے بعد نکالی۔ وہ صحیح سلامت تھی ایک چھوٹی بچی رو رہی تھی۔ پوچھنے پر مجھے بتایا کہ میرے سارے گھر کے افراد مر گئے ہیں۔ میرے دل کو بہت تکلیف ہوئی ایک بابا جی اور بچی بیٹھے رو رہے تھے۔ پوچھنے پر بتایا کہ بس ہم دو ہی بچے ہیں باقی سب وہ مرے پڑے ہیں۔ میں نے بابا جی کو دو ہزار روپیہ دیا تو وہ اور زیادہ رونے لگا اور کہا اب ہمیں پیسے لینا پڑیں گے۔ ہائے ری بدقسمتی! میں بوجھل دل سے آگے بڑھ گیا۔ سفید پوش لوگ شرم کے مارے سامنے نہیں آتے تھے۔ جب لوگوں کی مدد کرتے تو وہ رو پڑتے تھے۔ اچھے خاصے کھاتے پیتے لوگ دوسروں کے محتاج ہو گئے تھے۔ جوان سے برداشت نہیں ہوتا تھا۔ ان کی زمینیں، کاروبار، دوکانیں گھر جائدادیں، دفتر بینک، سکول غرضیکہ ہر چیز تباہ ہو گئی تھی۔ بچے سارا دن خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر گھومتے رہتے، ہمیں سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا کریں ہم نے موت سے بچ جانے والے اُستاد تلاش کئے۔ بچوں کو تختہ سیاہ کتابیں، کاغذ، پنسلیں، وغیرہ مہیا کیں اور اس طرح یہ سہمے سہمے سے بچے کچھ مصروف ہو گئے۔

س...... سنا ہے امدادی سامان لوٹا گیا تھا۔ اس کی کیا وجہ تھی؟

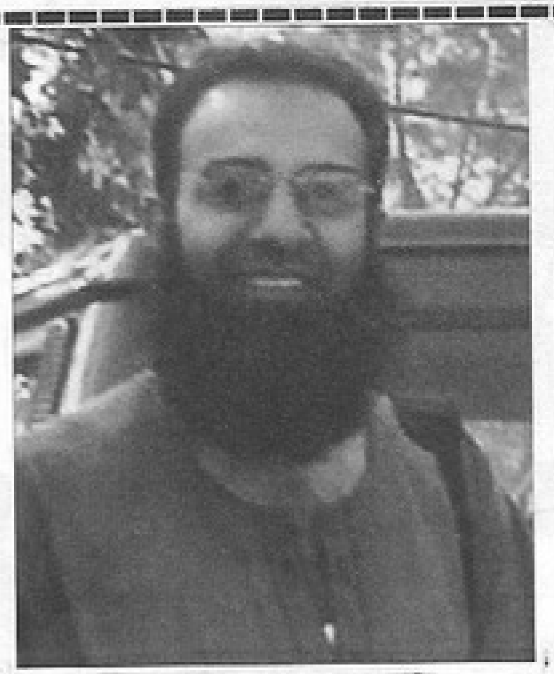

ج...... یہ بات صحیح ہے ہمارے ٹرکوں پر بھی حملہ ہوتا تھا۔ یہ فوج کے پہنچنے سے پہلے کی بات ہے۔ فوج پہنچ گئی تو پھر یہ واقعات دیکھنے میں نہیں آئے۔ دراصل وہاں پر بھوک کا راج تھا۔ لوگ سامان لوٹ لیتے تھے کیونکہ سامان خورد و نوش ان تک پہنچانے کا کوئی سسٹم نہ تھا۔ بعض پیشہ ور مجرم بھی لوٹ مار میں شامل تھے۔ یہ اکا دکا واقعات ضرور ہوئے ہیں لیکن ایمانداری کی بات یہ ہے کہ سب تنظیموں سیاسی مذہبی، سماجی، رفاہی جماعتوں اور اداروں نے جی کھول کر مصیبت زدہ افراد کی مدد کی ہے۔ لوگ سامان اُٹھا کر ہماری گاڑیوں کے اندر پھینک دیتے تھے۔ بعض سامان اُٹھا کر ہماری گاڑیوں کے ساتھ ساتھ بھاگتے تھے کہ ہم سے سامان لے لو۔ لوگوں کا جوش و خروش قابلِ دید تھا۔

س...... زلزلہ سے متاثرہ افراد اب کس حالت میں ہیں؟

ج...... لوگوں کو ریلیف ملا ہے۔ انہیں پناہ گھر مل چکے ہیں لیکن ابھی تک کافی لوگ بارشوں اور برفباری کی زد میں ہیں۔ بھوک اور امراض نے ان پر حملہ کر رکھا ہے۔ ہم نے انہیں مستقل طور پر بسانا ہے۔ اس کے لیے ہم زلزلہ پروف گھر تعمیر کر رہے ہیں اور لوگوں سے تعاون کی اپیل کرتے ہیں۔ لوگوں کے رزق کے ذرائع ختم ہو چکے ہیں انہیں پھر برسر روزگار بنانا ہے۔ مریض اور زخم علاج کے منتظر ہیں ہمیں ان لوگوں کو نہیں بھولنا چاہیے اور ہر ممکن ان کی مدد کرنی چاہیے۔

س...... آپ لوگوں کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

ج...... ہمارا تو وہی پیغام ہے جو ہم سدا دیتے رہتے ہیں۔ خدا سے ڈرو خدا کو سدا یاد رکھو۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ موجودہ زلزلہ آپ کے سامنے ہے۔ ہمیں اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی معافیاں مانگنی چاہئیں۔ بے حیائی اور گمراہی سے بچنا چاہیے۔ شراب، جواء، زنا، کفر شرک سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیے۔ والدین کی عزت کرنی چاہیے۔ تاکہ خدا راضی ہو یاد رکھیں اگر خدا راضی ہو جائے تو سارے عذاب ٹل سکتے ہیں اور خدائے عزوجل کی رحمتوں کے دروازے کھل سکتے ہیں۔ خدا کے سامنے سربسجود ہو کر دل و جان سے گناہوں کی معافی مانگی جائے تو سزائیں معاف ہو جاتی ہیں اور عذاب ٹل جاتا ہے۔ اللہ جبار و قہار ہے تو رحمان و رحیم بھی ہے۔ اس سے رحمت کی توقع رکھیں۔ نیکی کرتے جائیں برائی سے بچتے جائیں۔ تو بیڑے پار ہیں۔ ورنہ اگر باپ کو نظر انداز کر کے دوست کو فوقیت دی جائے گی ماں کو نیچا دکھا کر بیوی کی اہمیت اسے دکھائی جائے گی تو خدا کو غیرت ضرور آئے گی ہمیں ایسے کاموں سے بچنا چاہیے۔ ہر انسان کو اس کا صحیح مقام دینا چاہیے۔ دنیا میں بے سکونی پھیلی ہوئی ہے۔ سکون کا ایک ہی ذریعہ ہے وہ یہ کہ خدا کے سامنے سر جھکا دیا جائے اور اس کی باتیں مان کر ان پر عمل کیا جائے۔

☆......☆......☆......

ہمیں اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی معافیاں مانگنی چاہئیں۔ بے حیائی اور گمراہی سے بچنا چاہیے۔ شراب، جواء، زنا، کفر شرک سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیے۔ والدین کی عزت کرنی چاہیے۔ تاکہ خدا راضی ہو یاد رکھیں اگر خدا راضی ہو جائے تو سارے عذاب ٹل سکتے ہیں اور خدائے عزوجل کی رحمتوں کے دروازے کھل سکتے ہیں۔ خدا کے سامنے سربسجود ہو کر دل و جان سے گناہوں کی معافی مانگی جائے تو سزائیں معاف ہو جاتی ہیں اور عذاب ٹل جاتا ہے۔ اللہ جبار و قہار ہے تو رحمان و رحیم بھی ہے۔ اس سے رحمت کی توقع رکھیں۔ نیکی کرتے جائیں برائی سے بچتے جائیں۔ تو بیڑے پار ہیں۔ ورنہ اگر باپ کو نظر انداز کر کے دوست کو فوقیت دی جائے گی ماں کو نیچا دکھا کر بیوی کی اہمیت اسے دکھائی جائے گی تو خدا کو غیرت ضرور آئے گی ہمیں ایسے کاموں سے بچنا چاہیے۔۔۔۔۔۔